



سوال

میرے منگیترا مدینہ میں بستے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم لوگ ابھی نکاح کر لیں اور خاندان میں نہ بتائیں تاکہ گناہ نہ ملے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسجد نبوی میں آن لائن نکاح کروالیں، پھر ایک سال بعد پاکستان میں خاندان کے سامنے بھی نکاح ہو جائے اور رجسٹر بھی کروالیں گے۔ کیا شریعت میں ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

جنسی خواہش ہر انسان کی فطرت ہے۔ اسلام نے اسی فطرت کی تسکین کے لیے نکاح کو جائز قرار دیا ہے اور اس کے کچھ شروط اور ارکان بیان کیے ہیں، جن کا پایا جانا لازمی ہے ورنہ نکاح شرعی لحاظ سے درست نہیں ہوگا۔

نکاح کے تین ارکان ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا ہونا کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔
2. حصول ایجاب : ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملے جلے کوئی الفاظ کہے۔

3. حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلاً : وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کر کے کیا جاسکتا ہے۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی :

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُشْتَأَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْيَتِيمُ حَتَّى تُشْتَأَرَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْ هُنَا؟ قَالَ: أَنْ تَنْكُحَ (صحیح البخاری، النکاح: 5136، صحیح مسلم، النکاح: 1419).

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جاسکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کہنے لگے : اے اللہ کے رسول! (کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

3. عورت کے لیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :



لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن أبی داود، النکاح: 2085، سنن ترمذی، النکاح: 1101، سنن ابن ماجہ، النکاح: 1881) (صحیح).

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحْتُ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوْلَاهَا فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ، فَكَأَنَّمَا بَاطِلٌ. (سنن أبی داود، النکاح: 2083، سنن ترمذی، النکاح: 1102) (صحیح).

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْنِ عَدْلٍ (صحیح الجامع: 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

نکاح کے وقت مذکورہ بالا تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے، لہذا اگر فون کال یا آن لائن کسی ایپ کے ذریعے نکاح کیا گیا ہے، اس میں نکاح کے ارکان اور شروط پوری ہیں، یعنی خاوند اور بیوی کا تعین کیا گیا ہے، وہ دونوں رضا مند بھی ہیں، ولی اور دو گواہ موجود ہیں، لہذا بجا وقبول کروایا گیا ہے، اور فون کال پر آواز پہچانی جا رہی ہے، اگر ویڈیو کال ہے تو اس میں تصویر واضح ہے تو ایسا نکاح شرعی طور پر صحیح تصور ہوگا۔

آپ کے سوال سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ دونوں اپنے والدین اور گھر والوں کو بتائے بغیر آن لائن نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، یعنی اس میں ولی موجود نہیں ہوگا۔ اگر ایسی صورت حال ہے تو یہ نکاح صحیح نہیں ہوگا کیونکہ ولی کا ہونا نکاح میں شرط ہے۔

اگر ولی موجود ہے اور نکاح کے باقی ارکان و شروط پورے ہیں تو یہ نکاح صحیح ہے، آپ دونوں خاوند اور بیوی ہیں اور ایک دوسرے کے لیے حلال ہیں۔ ایک سال بعد دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دوبارہ نکاح کرنے سے پہلے نکاح ختم نہیں ہوگا، بلکہ یہ صرف برادری کے سلسلے تکید اور توثیق کے طور پر ہوگا۔ نکاح کے احکام پہلے نکاح کے وقت سے ہی شروع ہیں۔ لہذا دوسرے نکاح میں نئی شرائط عائد کرنا یا پہلے نکاح میں طے شدہ حق مہر سے مختلف مہر مقرر کرنا درست نہیں ہوگا۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی